شعبہ نشرو اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

36۔کے، ماڈل ٹائون لاہور، فون: 042-35869501، ای میل: media@tanzeem.org

14فروری2025ء

پریس ریلیز

دینِ اسلام عورتوں کے حقوق کا حقیقی علمبردار ہے۔ (شجاع الدین شیخ)

لاہور(پ ر): دینِ اسلام عورتوں کے حقوق کا حقیقی علمبردار ہے۔یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر **شجاع الدین شیخ** نے ایک بیان میں کہی۔انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کی آمد سے قبل دورِ جاہلیت میں عورت کو غلاموں سے بھی کمتر حیثیت حاصل تھی اور اس کا بدترین استحصال کیا جاتا تھا۔ یہ قرآن و سنت کی تعلیمات کی بنیاد پر قائم کی گئی اسلامی ریاست ہی تھی جس میں نبی اکرم ﷺ نے عورتوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیے گئے اُن کے جائز حقوق کی نہ صرف ضمانت دی بلکہ انہیں عملی طور پر نافذ بھی کیا۔ اسلام نے عورت کو نہ صرف حقِ ملکیت دیا بلکہ اپنی ملکیت میں موجود مال پر تصرف کا پورا اختیار بھی دیا۔ نیز مہر کو عورت کا حق قرار دیا جس کو ادا کرنا شوہر پر فرض ہے۔قرآنِ پاک نے وراثت میں عورتوں کا حصّہ مقرر فرما کر اُسے حدود اللہ قرار دیا۔ گویا ایک حقیقی اسلامی ریاست کا فرض ہے کہ عورت کے اِس حق کے حصول کو یقینی بنائے اور اِس کی ادائیگی میں پس و پیش سے کام لینے والوں کے خلاف قانونی کاروائی کا طریقہ کار وضع کرے۔ اسلام ہی نے عورت کو یہ حق بھی دیا کہ نکاح سے پہلے اُس کی کفالت کی مکمل ذمہ داری اُس کے والد/بھائی اور نکاح کے بعد اُس کے شوہر پر عائد ہوتی ہے۔ کفیل نہ ہونے کی صورت میں ریاست کو اُس کی مکمل کفالت یعنی روٹی، کپڑے، رہائش، تعلیم اور علاج معالجہ کا بندوبست کرنے کا ذمہ دار بنایا۔ عورتوں کو اُن شعبوں میں شریعت کی پابندی کے ساتھ تعلیم کا حق دیا جو اُن کے فرائض اور دائرہ کار سے مناسبت رکھتے ہوں۔ نیز عورتوں کو دیگر مفید شعبوں میں حصولِ علم کے لیے غیر مخلوط یعنی عورتوں کے لئے علیحدہ، پردہ کے اہتمام والے تعلیمی اداروں اور ماحول کا حق حاصل ہے۔ البتہ قرآنی تعلیمات کے مطابق عورت کا اوّلین دائرہ عمل کیونکہ گھر ہے لہٰذا وہ صرف اپنے دائرہ کار میں فرائض کی ادائیگی کے لیے حصولِ علم کی ذمہ دار ہے، اور اِسی حد تک اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہے۔اس کے لئے لازمی تعلیم صرف وہ ہے جو اس کو ایک بہترین بندی نیز بہترین بیوی، بہن، بیٹی اور ماں بنانے میں مفید ہو۔ پھر یہ کہ دینِ اسلام نے عورت کو ضرورت کے تحت اُن شعبوں میں جہاں شریعت کی حدود مثلاً پردہ کا اہتمام اور مردوں سے عدم اختلاط کا لحاظ ممکن ہو کسبِ معاش کا بھی حق دیا۔ عورت کو نکاح کے وقت شوہر کے انتخاب اور اُس کی مرضی کا لحاظ رکھنے کا حق دیا۔ ناپسندیدہ، ظالم یا ناکارہ شوہر کے مقابلہ میں عورت کو خلع اور تفریق کا حق دیا۔ نیز بیوہ اور مطلقہ کو دوبارہ نکاح کا غیر مشروط حق دیا۔ایک حقیقی اسلامی ریاست میں جان و مال اور آبرو کے تحفظ کی فراہمی میں عورت اور مرد کے درمیان کسی قسم کے امتیاز کا کوئی تصور نہیں ہے۔ عورت کا حق ہے کہ معاشرے میں اُسے باوقار حیثیت دی جائے اور تجارت کی افزائش کے لیے اشتہاری شے نہ بنایا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ دینِ اسلام ایک کامل ضابطہ حیات ہے جو مرد اور عورت دونوں کے لئے زندگی کے انفرادی اور اجتماعی تمام گوشوں میں مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ بدقسمتی سے مغربی تہذیب، جو اپنے مکروہ سوشل انجینئرنگ ایجنڈا پر کاربند ہے اور مملکتِ خداداد پاکستان میں بھی اپنے دجالی ایجنڈا کو آگے بڑھانے کے لیے اُسے دست و بازو میسر ہیں، اُس کی نقالی نے ہمارے معاشرہ میں عورتوں کو اُن کے اسلامی حقوق و فرائض سے دور کر دیا ہے۔انہوں نے مطالبہ کیا کہ عورتوں کو ونی، سوارہ، کاروکاری اور قرآن سے شادی جیسی باطل، فرسودہ اور غیر اسلامی رسومات سے محفوظ رکھنے اور اِن کے فوری خاتمہ کے لیے معاشرتی اور حکومتی سطح پر اقدامات کیے جائیں۔ حکومت کی یہ بنیادی ذمہ داری ہے کہ مملکتِ خداداد پاکستان میں اسلام کے معاشرتی نظام کے سنہری اصولوں کو مکمل طور پر قائم اور نافذ کرے اور عورتوں کو ان کے تمام شرعی حقوق حاصل ہوں تاکہ مغرب کی دجالی یلغار کے سامنے بند باندھا جائے، ایک صالح معاشرہ تشکیل پا سکے، ہماری آنے والی نسلوں کو مغربی تہذیب کی شیطنت سے محفوظ رکھا جاسکے اور عورتوں کی دنیا اور آخرت دونوں سنور جائیں۔

جاری کردہ

رضاء الحق

مرکزی ناظم نشرواشاعت، تنظیم اسلامی پاکستان